

233600 - دو خاندانوں نے ایک دوسرے کو زکاة الفطر یعنی فطرانہ دینے کا معاہدہ کر لیا

سوال

ایسی زکاة الفطر یعنی فطرانے کا کیا حکم ہے جس میں دو خاندان باہمی اتفاق کر لیں کہ وہ ایک دوسرے کو فطرہ دیں گے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اللہ تعالیٰ نے زکاة فرض کی ہے تو اس کے مستحقین بھی ذکر فرمائے ہیں ان میں فقراء و مساکین شامل ہیں نیز زکاة کی ادائیگی کو انسان کیلیے کنجوسی اور بخیلی سے پاکی کا ذریعہ بھی بنایا ، چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

(خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا)

ترجمہ: ان کے اموال سے زکاة لیکر انہیں پاک کرو اور ان کا تزکیہ کرو۔ [التوبہ:103]

اس لیے زکاة ادا کرتے ہوئے یہ بات ضروری ہے کہ خوشی سے زکاة ادا کریں، لہذا زکاة ادا کرنے والا زکاة وصول کرنے والے پر زکاة کے عوض کسی بھی فائدے کی شرط نہیں لگا سکتا۔

اسی لیے علمائے کرام صراحت سے لکھا ہے کہ: قرض خواہ مقروض کو زکاة دیتے ہوئے یہ شرط نہیں لگا سکتا کہ وہ زکاة وصولی کے بدلے میں اس کا قرضہ واپس کرے گا۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر کسی کو زکاة دینے کا مقصد اپنے پہنسنے ہوئے مال کو نکالنا ہو یا قرضہ واپس لینا مقصود ہو تو اسے زکاة دینا جائز نہیں ہو گا؛ کیونکہ زکاة اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور یہ مستحق کی ملکیت ہوتی ہے؛ اس لیے زکاة کی رقم زکاة ادا کرنے والے کو واپس نہیں دی جا سکتی کہ وہ اس کا فوری فائدہ اٹھائے۔"

اس کی مزید وضاحت یہاں سے بھی ہوتی ہے کہ :

صاحب شریعت صلی اللہ علیہ و سلم نے صدقہ دینے کے بعد قیمتاً اسے واپس لینے سے بھی منع فرمایا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے: (اپنے صدقہ کو مت خریدو اور اپنا کیا ہوا صدقہ واپس مت لو) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے قیمتاً صدقہ کی ہوئی چیز کو دوبارہ حاصل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے اور اسے صدقہ

واپس لینے کے مترادف قرار دیا ہے، تو جو شخص کسی کو صدقہ دے ہی اس نیت سے رہا ہے کہ وہ اسے کسی اور مد میں واپس لے لے گا؛ یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟! انتہی
 "إعلام الموقعين" (5 / 271)

اور سوال میں ذکر شدہ شرط عین یہی شرط ہے؛ کیونکہ اس میں حیلہ ہے کہ ادا کی ہوئی زکاۃ یا اس جیسی چیز زکاۃ دینے والے کو واپس مل جائے گی۔

چنانچہ مذکورہ بالا صورتوں میں یکسانیت ہونے کی وجہ سے:

زکاۃ ادا کرنے والا شخص زکاۃ ادا کر کے بھی بخیلی اور کنجوسی کی بیماری سے پاک نہیں ہوا؛ کیونکہ اس زکاۃ دی ہی اس شرط پر ہے کہ دوسرا شخص اپنی زکاۃ اسے دے گا، یہ اس شخص کے کنجوس ہونے کی بھی دلیل ہے۔

واللہ اعلم.